164587 ـ آپریش کے ذریعہ رحم ختم کرنے والی عورت کی عدت

سوال

ايك عورت كا آپريشن كر كے اس كا رحم بالكل ختم كر ديا گيا، تو كيا اگر خاوند اسے طلاق دے دے يا پھر فوت ہو جائے تو كيا اس پر عدت گزارنا واجب ہوگى ؟ اگر واجب ہے تو كس ليے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر اس عورت كا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر چار ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے؛ كيونكہ يہ بھى اللہ سبحانہ و تعالى كے درج ذيل فرمان ميں داخل ہے:

اور تم ميں سے جو لوگ فوت كيے جائيں اور بيوياں چھوڑ جائيں وہ بيوياں اپنے آپ كو چار مہينے دس دن روكے ركھيں البقرۃ (234).

اور طلاق ہونے كى صورت ميں اسے تين ماہ عدت گزارنا ہوگى؛ كيونكہ وہ حيض والى عورتوں ميں شامل نہيں ہوتى اس ليے كہ وہ اللہ تعالى كے درج ذيل عمومى فرمان ميں داخل ہوتى ہے:

اور وہ عورتيں جو تمہارى عورتوں ميں سے حيض سے نااميد ہوچكى ہيں، اگر تم شك كرو تو ان كى عدت تين ماہ اور ان كى بھى جنہيں حيض نہيں آيا الطلاق (4).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر عورت كا كسى سبب كے باعث حيض ختم ہو جائے اور علم ہو كہ حيض نہيں آئيگا مثلا عورت كا رحم ختم كر ديا گيا ہو تو يہ حيض سے نااميد عورت كى طرح ہى ہوگى اور تين ماہ عدت گزارےگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى اسلاميہ (3 / 311).

رحم نكال ديے جانے كى بنا پر ہم براءت رحم كو تو ختم كر سكتے ہيں؛ ليكن اس پر عدت واجب ہونے ميں تو مانع نہيں ہو سكتا؛ كيونكہ عدت كى حكمت صرف برات رحم معلوم كرنا ہى نہيں ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" عدت سے صرف برات رحم ہی مقصود نہیں بلکہ یہ تو عدت کے بعض مقاصد اور حکمت میں سے ایک حکمت ہے " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2 / 51).

ابن قیم رحمہ اللہ اسی کتاب میں عدت کی کچھ حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

" عدت مشروع کرنے میں کئی ایک حکمتیں پائی جاتی ہیں جن میں ایک حکمت تو برات رحم ہے کہ یہ علم ہو جائے کہ آیا کہیں حمل تو نہیں؛ تا کہ دو شخص کی وطئ سے ایک ہی رحم میں دو آدمیوں کا نطفہ جمع نہ ہو اور نسب مختلط ہو کر نسب میں خرابی پیدا ہو جائے، اس میں ایسی خرابی ہے جسے شریعت اور حکمت دونوں ہی روکتی ہیں.

اور ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس عقد نکاح کا مقام اور مرتبہ اور قدر و شان کی عظمت بیان کرنا اور اس کے شرف کا اظہار کرنا.

اور ایک حکمت یہ بھی ہے کہ طلاق دینے والے شخص کے لیے رجوع کرنے کا وقت زیادہ و طویل کرنا تا کہ وہ رجوع کر سکے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے خاوند نادم ہو اور اسے اتنا وقت و موقع مل جائے کہ وہ اس دوران بیوی سے رجوع کر سکے.

اور اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خاوند کی موت کی حالت میں خاوند کا حق پورا کرنا، زیب و زینت ترک کر کے اپنے اوپر خاوند کی فوتگی کا اثر ظاہر کرنا، اسی لیے شریعت مطہرہ نے بیوی کے لیے اولاد اور باپ سے زیادہ سوگ کی مدت رکھی ہے.

اور اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خاوند کے حق کی احتیاط اور بیوی کی مصلحت پائی جاتی ہے، اور بچے کا حق پایا جاتا ہے، اور اللہ کے واجب کردہ حق کی ادائیگی ہے، اس لیے عدت میں چار حق پائے جاتے ہیں " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2 / 50 ـ 51).

واللہ اعلم .